اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل

اللّٰہ اکبر — قادیان

ایڈیٹر :- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۷۴ | یکم رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۷ دسمبر بوقت تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

میاں محمد احمد خان صاحب خلف حضرت نواب محمد علی خان صاحب چند یوم سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ پشاور۔ کوہاٹ اور بنوں کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جلسہ گاہ امسال بھی سابقہ مقام پر تیار ہو رہی ہے۔

حکیم عبد الصمد صاحب انچولی ضلع میرٹھ کے والد حکیم عبد الغنی صاحب جو یہاں رہائش رکھتے تھے۔ بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر ۱۵-۱۶ دسمبر کی درمیانی شب انتقال کر گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

۱۷ دسمبر شیخ محمد حسین صاحب قانونگو بٹالہ کی دختر اقبال بیگم صاحبہ کی نعش بذریعہ موٹر قادیان پہنچی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا بمبئی میں شاندار خیر مقدم

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے کام سے فارغ ہو کر ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء کی صبح ۹ بجے بمبئی پہنچے۔ اسی جہاز سے چونکہ بمبئی کے نئے گورنر بھی تشریف لائے تھے۔ اس لئے بمبئی کے مسلمان عمائد گورنری تقریبات کی وجہ سے بہت مصروف تھے۔ تاہم ان میں سے بعض ممتاز اصحاب نے چودھری صاحب کو خوش آمدید کہنے کا موقعہ نکال لیا خصوصیت سے سیٹھ حسین بھائی لال جی مشہور تاجر اور سابق میئر آف بمبئی۔ ملا محمد علی اللہ بخش صاحب بوہرہ کمیونٹی کے ممتاز لیڈر قابل ذکر ہیں۔ میر مراتب علی شاہ صاحب کنٹرکٹر پونا سے تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ کے اکثر احباب موجود تھے۔ چودھری صاحب کا نہایت اخلاص سے استقبال کیا گیا۔ ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ بمبئی کے مسلمان ممتاز لیڈروں کی خواہش تھی۔ کہ چودھری صاحب ایک دو روز ٹھہر جائیں تا وہ ان کے لیکچر کا انتظام کر سکیں۔ مگر موصوف آج ہی جانے کا عزم کر چکے تھے بدری محل میں چودھری صاحب نے قیام فرمایا۔ اس لئے کہ ملا محمد علی اللہ بخش صاحب نے پہلے سے ان کی مہمان نوازی کی منظوری لے رکھی تھی سیٹھ حسین بھائی لال جی نے اس مختصر سے وقت میں شام کے چار بجے اسلام کلب میں ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا جس میں ممتاز مسلمان لیڈروں کو بلایا گیا۔ چودھری صاحب جہاز سے اتر کر سیدھے امیر جماعت سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ جو بوجہ اپنی علالت تشریف نہ لا سکے تھے۔ دوپہر کا کھانا بدری محل میں کھا کر نماز جمعہ کے لئے جماعت احمدیہ میں گئے نہایت بے تکلفی اور محبت کے ساتھ احمدی بھائیوں سے ملے۔ اور سلسلہ کے متعلق باتیں سناتے رہے۔ امریکہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق آپ نہایت قابل قدر خیالات لیکر آئے ہیں۔ اور صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی احمدی مبلغ کی مخلصانہ خدمات کا جوش سے ذکر کرتے۔ آپ نے اس بات پر بھی خوشی کا اظہار کیا۔ کہ صوفی صاحب نے مجھے خدمت سلسلہ کیلئے مقرر کر رکھا۔ چودھری صاحب کا یقین ہے کہ امریکہ میں اشاعت اسلام کیلئے بہت میدان اور آسانیاں ہیں۔ آپ نے صوفی صاحب کی ہمت بلند کا بھی ذکر کیا۔ کہ باوجود مشکلات کے وہ علم احمدیت کو بلند کئے ہوئے ہیں اگر ان کے رسالہ مسلم سن رائز کی اشاعت وسیع ہو جائے۔ اور اسے مستحکم کیا جائے تو سن رائز کے ذریعہ بہت بڑا کام ہو سکتا ہے۔ امریکہ کی جماعت کے متعلق چودھری صاحب نے خصوصیت سے ذکر کیا۔ کہ صوفی صاحب کے عمل اور اخلاص کا اس ارادت مند جماعت کے ہونے والوں پر بہت اثر ہے۔ چودھری صاحب یہ باتیں سنا رہے تھے اور خود ان پر ایک خاص قسم کی محویت طاری تھی۔ چار بجے اسلام کلب میں ایک اچھا خاصہ مجمع تھا۔ جس میں بمبئی کے مشہور مسلمان الحاج سر سلیمان قاسم مٹھا بھی موجود تھے (باقی دیکھو صفحہ ۲ کالم ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات

زیادہ اطمینان سے ملاقات چاہنے والی جماعتوں کے لئے موقعہ

۱۔ جو جماعتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ اپنے تمام افراد جماعت کو لے کر ۲۵۔دسمبر کی شام تک دارالامان پہنچ جائیں۔ تا ۲۶ر دسمبر کی صبح کو انہیں ملاقات کے لئے وقت دیا جاسکے اور اگر ممکن ہو۔ تو اپنے ارادہ سے بذریعہ خط بھی اطلاع دے دیں۔

۲۔ منتظمین جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی تمام جماعت کے قادیان پہونچ جانے پر اپنے کمروں کے معاونین سے فارم ملاقات حاصل کر کے خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں جلد سے جلد پہونچا دیں۔ فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا تقسیم اوقات میں آسانی رہے۔

۳۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ فارمہائے ملاقات صرف جماعت کے عہدہ داران امراء۔ یا سکرٹری صاحبان ہی پُر فرمائیں۔ تا غیر ذمہ دار آدمی کے پُر کرنے سے کسی قسم کی غلطی نہ واقع ہو۔

۴۔ یہ امر خاص طور پر قابل یادداشت ہے۔ کہ جس وقت تمام جماعت کے افراد دارالامان پہونچ جائیں۔ اسی وقت فارم پُر کر کے دفتر میں دیا جائے۔ پہلے نہیں۔ تاکہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو۔

۵۔ بعض عزیز احباب کی طرف سے شکایت موصول ہوئی تھی۔ کہ وُہ بوجہ سردی گزشتہ سال رات کو ملاقات نہیں کرسکے۔ ایسے احباب کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وُہ ۲۵ر دسمبر کو اپنی اطلاع دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں کر دیں۔ تاکہ ۲۶ر کی صبح کو اُن کی ملاقات کا انتظام کر دیا جائے۔ ورنہ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وُہ جلسہ کے بعد بخیر اطمینان سے ملاقات کریں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

خریداران "الفضل"

جن کو چندہ ختم ہونے کی اطلاع بذریعہ الفضل مورخہ ۱۴ر دسمبر نمبر ۲۷ صفحہ ۱۰ و ۱۱۔ پر دی جاچکی ہے۔ وُہ مہربانی فرما کر اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا دستی جلسہ سالانہ پر داخل فرمائیں۔ ورنہ جنوری کے پہلے ہفتہ وی۔ پی حاضر ہونگے۔ اور اخبار تا وصولی امانت رہے گا۔ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

ضلع گوجرانوالہ کی جماعت ہائے احمدیہ کیلئے اطلاع

جملہ سکرٹریان تبلیغ و دیگر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وُہ مجھے جلسہ پر ضرور ملیں۔ کیونکہ ضلع ہذا میں ایک تبلیغی سکیم کے متعلق ان سے ضروری مشورہ کرنا ہے۔

خاکسار مرزا محمد شریف بیگ نائب مہتمم تبلیغ گوجرانوالہ

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میں بعض محکمانہ مشکلات میں ہوں۔ دوست دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دُور فرمائے۔ خاکسار بشیر احمد از قادیان۔ ۲۔ برادر خواجہ عبد الغنی صاحب کی دائیں آنکھ کی بصارت میں کچھ عرصہ سے کمی ہو رہی ہے۔ احباب دعا کریں۔ خاکسار رائے۔ ڈی۔ آر۔ بانڈی پور کشمیر۔ ۳۔ خاکسار اس وقت بعض مشکلات میں ہے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد رحمت اللہ خان چک ۱ یرچ۔ ۴۔ ہمشیرہ سلامت بی بی صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دوست دعا کریں۔ خاکسار نور محمد عارف از پاکپتن

۵۔ خاکسار ایک نو احمدی ہے۔ اور تین سال سے بالکل بیکار ہے۔ دوست دعا کریں۔ اور اگر کوئی صاحب روزگار دلاسکتے ہوں۔ تو ممنون فرمائیں۔ خاکسار محمد امین معرفت میاں غلام محی الدین صاحب انچارج مین ایم۔ ای۔ ایس سنٹرل ورکشاپ بنوں۔ ۶۔ خاکسار آٹھ نو سال سے سخت امراض میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید مشتاق احمد کنگی۔ از قادیان۔ ۷۔ میری بیوی بیمار رہتی ہے۔ اُس کی بحالی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شریف ڈیرہ بابا نانک۔

اعلان نکاح

۵۔ دسمبر ۱۹۳۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں محمد اشرف صاحب خلف میاں سراج الدین صاحب مرحوم رئیس لاہور کی دختر مسماۃ سرفرازنہ بیگم کا نکاح شیخ عبید اللہ صاحب خلف شیخ عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ گارڈ کے ساتھ بعوض مبلغ پندرہ صد روپیہ مہر پڑھا۔ اور لمبی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دُعائے مغفرت

۱۔ میرے والد سید حیات شاہ صاحب سکنہ گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ ۱۲/۱۳ دسمبر کی درمیانی شب فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید احمد علی متعلم جامعہ احمدیہ۔ قادیان۔

۲۔ میری والدہ صاحبہ ۵ دسمبر کو وفات پاگئیں۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار سید تاج حسین بخاری ہیڈ ماسٹر سالارواہ۔ ۳۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ساکن لبیبنی فوت ہو گئے ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار اللہ دتا۔ از قادیان۔

احمدی بہنیں فوراً توجہ کریں

آج سولہ تاریخ ہو گئی ہے۔ مگر اب تک باہر سے نمائشی چیزیں نہیں پہونچیں۔ لہٰذا جس قدر جلدی ہو سکے۔ چیزیں بھیجدیں۔ بہت ہی افسوس ہے۔ کہ جس قدر چستی سے یہ کام ہونا چاہیئے تھا۔ اس سے کام نہیں لیا گیا۔ شروع دسمبر میں چیزیں پہونچ جانی چاہئیں تھیں۔ اب ۲۱۔۲۲ر دسمبر تک ضرور پہونچ جائیں۔ تاکہ کام میں کچھ تو سہولت ہو۔ اس کے بعد اس کام کا سرانجام پانا ناممکن ہوگا۔ میں اختصار سے کام لیتے ہوئے بہنوں کی فوری توجہ کی منتظر ہوں۔ والسلام۔

امّ طاہر (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

پارچات موسم سرما

احباب اب سالانہ اجتماع میں شمولیت کی طیاریوں میں مشغول ہونگے۔ آتے وقت احباب اپنے اُن غریب بھائیوں کا بھی خیال رکھیں۔ جو ملک کے مختلف اطراف سے دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز میں موجود رہتے ہیں۔ احباب اُن بھائیوں کے لئے پارچات پہننے اور اوڑھنے کی قسم کے مستعملہ اور غیر مستعملہ جس قسم کے اُن کے لئے میسر ہوں۔ آتے وقت لیتے آئیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے۔ احباب توجہ فرمائیں گے۔ پرائیویٹ سکرٹری۔

(بقیہ صفحہ اول)

جو حال ہی میں بمبئی کے شریف منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ سر فیروز سیٹھنا جو پارسی قوم کے بہت بڑے لیڈر اور زبردست شخصیت کے انسان ہیں۔ اور خود بھی وہ اس کمیٹی میں لنڈن گئے تھے۔ انہوں نے چوہدری صاحب کی آمد کا سن کر اشتیاق ظاہر کیا تھا۔ کہ جہاں وہ ٹھیریں مجھے اطلاع دیکیجائے۔ باوجودیکہ بمبئی کے ممتاز لیڈر بہت مصروف تھے۔ تاہم وہ وقت نکال کر آتے رہے اور جب سے لنڈن سے آئے ہیں۔ اپنی مجلسوں میں چودھری صاحب کی قابلیت معاملہ فہمی اور مشکل معاملات کو آسان کر دینے کی خصوصیت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا احباب کے علاوہ علامہ محمد علی اللہ بخش صاحب صالح بھائی بڑودہ والہ۔ قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر۔ قاضی نذیر الدین صاحب بیرسٹر۔ اور مسٹر محمد حسن اور سعید الحسن بیرسٹران۔ مولانا شوکت علی صاحب۔ مولانا محمد عرفان صاحب۔ خان بہادر حاجی اسماعیل صاحب جے۔ پی جو کوکنی قوم کے مشہور رکن ہیں۔ سیٹھ محمد ذکریا مٹھار جو اچھوت اقوام میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ سید محمد صاحب۔ سپرنٹنڈنٹ سیلرز ہوم اور بہت سے احباب جن کے نام میں نوٹ نہ کر سکا موجود تھے۔ چوہدری صاحب سے سیٹھ حسین بھائی لال جی خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کے آئندہ دستور العمل کے متعلق تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ چودھری صاحب نے بمبئی کے مسلمانوں کو دوران گفتگو میں اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اتحاد اور محکم نظام کے ساتھ عملی قدم اٹھائیں۔ اور نئے دستور میں مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے ابھی سے منظم کوشش کریں۔ چودھری صاحب کو اس بات سے خصوصاً خوشی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۴ | قادیان دارالامان مورخہ یکم رمضان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی

اور

مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن

ایک خشک منطقی آدمی

ایک گزشتہ پرچہ میں مختصراً یہ بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ان کے رفقاء۔ اور ہم عقیدہ لوگ جس نتیجہ پر پہونچ چکے ہیں۔ اور جس کا ان کی طرف سے علے الاعلان اظہار بھی کیا جا رہا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ یعنی مولوی صاحب موصوف "خشک منطقی اور فلسفی خیالات کے ڈھانچہ میں قرآن حکیم کو ڈھال لینا بڑا کمال جانتے ہیں" اور یہ کہ وہ "ایک خشک منطقی آدمی ہیں۔ جن کا روحانیت کے ساتھ ذرہ تعلق نہیں"۔

مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ

اس بات کا کھلم کھلا اظہار۔ اور وہ بھی ایسے لوگوں کی طرف سے جنہیں مولوی صاحب اپنے رفیق کار اور مخلص مددگار سمجھتے ہوں۔ قدرتی طور پر انہیں بے حد ناگوار گزرا۔ اور انہوں نے ایک خطبہ جمعہ میں اپنی بریت کرنی چاہی۔ لیکن بجائے اس کے کہ اپنی روحانیت کا کوئی ثبوت دیتے۔ انہوں نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کو ہی اپنے کمال اور صداقت کے ثبوت میں پیش کر دیا۔ چنانچہ کہا:-

"حضرت مسیح موعود نے قرآن شریف کے ترجمہ کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ میں پیشگوئی فرمائی:-

"میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے (اہل یورپ) کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو سکے گا جیسے مجھ سے یا اس سے جو میری شاخ ہے۔ اور مجھ ہی میں داخل ہے"

آپ کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ کہ یہ میرا کام ہے۔ یعنی اس کام کو میں ضرور انجام دوں گا۔ خواہ وہ میرے اپنے ہاتھ سے یا کسی ایسے شخص کے ہاتھ سے انجام پذیر ہو۔ جو مجھ سے ہے۔ اور میری شاخ ہے۔ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ اور ہماری جماعت کے ذریعہ ہی پوری ہوئی"

اگرچہ اسی خطبہ جمعہ میں مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام پیشگوئیوں کو یہ کہکر بے وقعت اور بے فائدہ قرار دے چکے تھے۔ کہ

"عالم جسمانی کے متعلق مامور پر جو حالات منکشف ہوتے ہیں۔ وہ تائیدی رنگ میں ہوتے ہیں۔ ورنہ ان کا عالم روحانی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ نہ عوام پر ان کا اظہار لازمی ہے"

لیکن چونکہ مذکورہ بالا پیشگوئی کو بزعم خویش اپنے حق میں سمجھتے تھے اس لئے اسے بڑے طمطراق کے ساتھ پیش کرتے ہوئے یہ دعوے کر دیا۔ کہ

"یہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریر کی کھلی شہادت ہے۔ جس پر واقعات نے تصدیق کی مہر ثبت کر دی ہے۔ کہ یہ جماعت لاہور حضرت مسیح موعود سے ہے۔ اور آپ کے درخت کی شاخ ہے"۔

ایک گزارش

اس کے متعلق پہلے تو یہ گزارش ہے۔ کہ جب مولوی صاحب کے نزدیک عالم جسمانی کے متعلق مامور پر جو حالات منکشف ہوتے ہیں۔ ان کا عالم روحانی سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا۔ اور نہ عوام پر ان کا اظہار لازمی ہے۔ تو پھر کس منہ سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو اپنے کمال اور اپنے ہم خیال لوگوں کی صداقت کی "کھلی شہادت" قرار دیا۔ اور کیوں عوام پر اس کا اظہار کیا۔

قابل غور سوال

پھر قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ جس ترجمہ قرآن کو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا مصداق قرار دے رہے ہیں کیا وہ اس قابل ہے بھی۔ کہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام قرار دیا جا سکے۔ اگر اس ترجمہ میں آپ کے پیش فرمودہ قرآن کریم کے حقائق و معارف۔ آپ کی طرف منسوب کر کے درج کئے گئے ہیں اور جن آیات سے آپ نے اپنی صداقت کا استدلال کیا ہے۔ ان سے آپ کی صداقت ظاہر کی گئی ہے۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ کام اس نے کیا۔ جو آپ کی شاخ ہے۔ اور آپ ہی میں داخل ہے۔ لیکن اگر ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ آپ کے بیان فرمودہ حقائق قرآن کے صریح خلاف استدلال کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ تو پھر اس ترجمہ کو آپ کی طرف منسوب کرنا۔ اور اس کی بنا پر یہ کہنا۔ کہ جماعت لاہور حضرت مسیح موعود سے ہے۔ اور آپ کے درخت کی شاخ ہے" کھلی ہوئی دھوکہ دہی اور فریب کاری نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

ذیل میں مختصر طور پر اس ترجمہ کی حقیقت پیش کر کے دکھایا جاتا ہے۔ کہ کسی صاحب عقل و انصاف انسان کے نزدیک اس ترجمہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا مصداق ہونا تو الگ رہا۔ آپ کے کسی معتقد کا بھی نہیں کہا سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے نام اور کام سے بخل

مولوی صاحب موصوف نے اس ترجمہ کے دیباچہ کے صفحہ ۱۱۲- پر ان کتب اور علماء و محققین کی فہرست دی ہے۔ جن کی تصانیف سے انہوں نے ترجمہ کرتے وقت فائدہ اٹھایا۔ اس فہرست میں چالیس سے زیادہ کتب اور مسلم و غیر مسلم اصحاب کے نام درج کئے گئے ہیں لیکن اس میں نہ تو کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نظر آتا ہے۔ اور نہ آپکی کسی کتاب کا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی تصانیف کے متعلق کہ ان سے بڑھ کر قرآن کریم کے مطالب و معانی واضح کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے یہ بھی پسند نہیں کیا۔ کہ دوسرے لوگوں اور ان کی تصانیف کے سلسلہ میں آپ کا اور آپ کی تصانیف کا ذکر آ جائے۔ جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہاں اس انسان کے متعلق جسے خدا تعالےٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء بنا کر بھیجا۔ اور جس کا کام سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بتایا۔ کہ وہ قرآن کو اس وقت دنیا میں قائم کرے گا۔ جبکہ وہ دنیا سے اٹھ چکا ہو گا۔ اس قدر بخل سے کام لیا۔ اسے کیا حق ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ترجمہ قرآن کو آپ کا کام قرار دے۔ اور اپنے آپ کو آپ کے درخت کی شاخ بتائے۔

حوالہ تک دینے سے پہلو تہی

پھر یہی نہیں۔ جہاں جہاں مولوی صاحب کو آپ کے بیان فرمودہ حقائق درج کرنے کے سوا چارہ نہیں رہا۔ وہاں بھی آپ کی کتب وغیرہ کا قطعاً حوالہ نہیں دیا۔ حالانکہ دوسرے لوگوں کی کتب سے جو باتیں اخذ کر کے درج کی گئی ہیں۔ ان کے ساتھ سند یا حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس بات کا پورا پورا اہتمام کیا۔ کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ ان کے ترجمہ میں کوئی ایسی بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی درج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کی:-

حضرت مسیح موعود کی مخالفت

اس سے بھی بڑھ کر ستم مولوی صاحب نے کیا ہے۔ کہ بعض اہم مسائل اور امور قرآنیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اختلاف روا رکھا۔ بلکہ کھُلم کھُلا آپ کی تردید کی ہے۔ مثلاً:-

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ تسلیم کی ہے۔ اس کے متعلق زبردست دلائل پیش کئے ہیں۔ اور اس بات کو اپنے عقائد میں داخل کیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش باپ کے ذریعہ بتائی ہے۔ اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ کے صریح خلاف ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سُورۃ بقرہ کی آیت والذین یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالاخرۃ ھم یوقنون کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اس میں تین وحیوں کا ذکر ہے۔ اول اس وحی کا ذکر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ دوسری وُہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی۔ اور تیسری وُہ جو حضرت مسیح موعود سے متعلق تھی۔ لیکن مولوی صاحب اس تیسری وحی کے منکر ہیں۔ اور آخرت کا ترجمہ انہوں نے قیامت ہی کیا ہے۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اقتلوہ او حرقوہ فانجاہ اللہ من النار ان فی ذالك لآیات لقوم یومنون اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جب مخالفین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھا۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ہی ڈالنا قرار دیا ہے حتیٰ کہ اسی ذکر میں فرمایا۔ اگر کوئی دشمن مجھے آگ میں ڈالے۔ تو خدا تعالیٰ مجھے بھی آگ کے اثر سے بچائے گا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعتقاد۔ اس تحدی اور اس تصریح کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے سے انکار کیا ہے۔

ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معانی۔ اور مطالب کی صریح تردید کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ مگر باوجود اس کے یہ دعویٰ ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم مقامی میں کیا۔ آپ کی طرف سے کیا۔ اور آپ کے درخت کی شاخ ہونے کی حیثیت میں کیا ہے۔

صداقت مسیح موعود سے اغماض

اور دیکھئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی متعدد آیات اپنی صداقت میں پیش فرمائیں۔ ان سے اپنے مامور من اللہ ہونے کا استدلال کیا۔ ان سے اپنے زمانہ بعثت کی علامات بیان فرمائیں۔ حتیٰ کہ شہادت القرآن نامی کتاب لکھکر اس میں صریح نصُوص قرآنی سے اپنے دعاوی کی صداقت ثابت کی۔ لیکن جب وُہ ترجمۂ قرآن دنیا کے سامنے پیش ہؤا جسے مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ اور جس کی بناء پر اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور آپ کے درخت کی شاخ بتاتے ہیں۔ تو اس میں آپ کے دعاوی کی صداقت کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ مولوی صاحب کے نزدیک سوائے قرآن کریم میں صرف ایک جگہ اشارہ پایا جاتا ہے۔ جس کا سہارا لے کر حضرت مسیح موعود نے دعوےٰ کیا۔ چنانچہ سُورہ نُور کی آیت استخلاف کے متعلق اپنے تفسیری نوٹ ۱۷۶۳ء میں لکھتے ہیں:-

"اس آیت کا اشارہ ان مجددین کی طرف بھی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہر صدی کے سر پر آتے رہیں گے۔ یہی وُہ آیت ہے۔ جس کی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ نے چودھویں صدی کا مجدد اور مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ایسے رنگ میں کیا۔ کہ ان کے متعلق کسی کو یہ گمان بھی نہ ہو۔ کہ آپ چودھویں صدی کے مجدد اور مسیح کی صداقت کے قائل ہیں۔ پھر سورہ صف۔ اور سُورہ جمعہ کی ان آیات کی جن میں مسلمہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر ہے۔ تفسیر ایسے رنگ میں کی۔ کہ پڑھنے والے کو یہ معلوم ہو جس انسان نے مسیح موعود بن کر آنا تھا۔ وُہ ابھی تک نہیں آیا۔ بلکہ کسی آئندہ زمانہ میں آئے گا۔ چنانچہ سورہ صف کی آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے متعلق تفسیری نوٹ ۲۴۹۹ء میں لکھتے ہیں:-

"یہ آیات اپنے اندر پیشگوئیاں رکھتی ہیں۔ اسلام کو تباہ کرنے کی ابھی کوششیں جاری ہیں۔ اور الہٰی وعدہ ہے۔ کہ یہ سب کوششیں بیکار ثابت ہونگی۔ اور اسلام کی شان وشوکت دُنیا کے سب ادیان پر اس خوبی سے چھا جائے گی۔ جیسا کہ عرب میں ہؤا تھا۔ مفسرین کا قول ہے۔ کہ یہ غلبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوگا۔"

سورہ جمعہ کی آیت لما یلحقوا بھم کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیری نوٹ ۲۵۰۳ء میں لکھتے ہیں:-

"دُوسری روایات بتلاتی ہیں۔ کہ مسیحا مسلمانوں میں ایسے وقت میں ظاہر ہوگا۔ جبکہ مسلمان شریعت کی محض ظاہر پرستی پر قائم ہوتے نظر آئیں گے۔ بات یہ ہے۔ کہ اس روائت میں اشارہ مسیحا یا اس زمانہ کی طرف ہے۔ جبکہ اسلام کا مغز گم ہو جائے گا۔ ایک آدمی یا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض حاصل کرکے نورِ اسلام کو دُنیا میں پھیلائے گا۔"

ان دونوں مقامات پر کہیں بھی مولوی صاحب نے یہ بتلانے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ کہ وُہ زمانہ آچکا ہے۔ اور مسیح موعود آگیا ہے۔ غرض مولوی صاحب نے اس ترجمہ میں اس بات کی پوری پوری احتیاط کی ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہیں ذکر نہ آنے پائے۔ مگر باوجود اس کے یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ یہ وہی ترجمہ۔ اور تفسیر ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل یورپ کے سامنے پیش کرنے کی خواہش کی تھی۔ اور فرمایا تھا۔ کہ

"یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوسکیگا۔ جیسے مجھ سے یا اس سے جو میری شاخ ہے۔ اور مجھ ہی میں داخل ہے۔"

ترجمہ پر غاصبانہ قبضہ

علاوہ ازیں مولوی صاحب نے یہ ترجمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تنخواہ دار ملازم ہونے کی حالت میں کیا۔ اس میں معروف رہنے کی حالت میں کئی سال کئی ہزار روپیہ وصُول کیا۔ اس کے لئے ہزارہا روپے کی کتابیں انجمن نے خرید کر لائبریری بنائی۔ لیکن جب مولوی صاحب کو بالفاظِ خود "بستر بوریا باندھ کر لاہور آنا پڑا" تو ترجمہ کے تمام مسودات اور لائبریری کی نہایت قیمتی کتابیں بھی لے آئے۔ حالانکہ دیانت اور امانت کا تقاضا یہ تھا۔ کہ جو کام انہوں نے انجمن سے ہزارہا روپیہ معاوضہ لے کر کیا تھا۔ اسے انجمن کے حوالے کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ اسے ذاتی ملکیت قرار دے کر اس کی فروخت سے ہزاروں روپے وصُول کرچکے ہیں۔ اور اسے انہوں نے تجارتی کاروبار کی شکل دے رکھی ہے۔

جس ترجمہ کی وُہ حقیقت ہو جسے مختصر طور پر اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ صورت ہو۔ جس کے ماتحت مولوی صاحب نے اس پر قبضہ جما رکھا۔ اور اس کی تجارت سے روپیہ کما رہے ہیں۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینا۔ اور اپنی صداقت کا ثبوت بتانا انتہائی ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔

پنجاب میں سرکاری کُتب کی گراں فروشی

مدت سے یہ شکایت چلی آرہی ہے۔ کہ پنجاب میں ٹکسٹ بکس سو فیصدی منافع سے فروخت ہوتی ہیں جس سے غریب اور مفلوک الحال لوگوں کو تعلیمی مصارف ادا کرنے میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس طرف بارہا حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ کونسل میں کئی دفعہ سوال ہوئے۔ ارکان ٹکسٹ بکس کمیٹی نے کئی مرتبہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اور قریباً نصف صدی سے ان کتابوں کا ٹھیکہ ایک ہی ہندو فرم کو دیا جاتا ہے۔ جو فرم اتنا لمبا عرصہ سرکاری ٹھیکہ پر قابض رہنے کے ڈھنگ جانتی ہے۔ اسے گراں فروشی سے روکنا آسان نہیں۔ تاہم وزیر تعلیم کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وُہ بذات خود اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اس دائمی اجارہ کو توڑ کر کوئی نیا انتظام کریں۔

467
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود کی صداقت کے آفاقی اور انفسی نشانات

سنریھم اٰیاتنا فی الآفاقِ وفی انفسھم حتیٰ یتبین لھم انہ الحق

(سورۃ حٰمٓ السجدۃ)

قرآن مجید کا ایک بیان کردہ اصل

دعوئے نبوت و رسالت چونکہ اس قدر عظیم الشان چیز ہے کہ سچائی کی صورت میں اس پر کان نہ دھرنا انسان کو اللہ تعالےٰ کے مواخذہ کے نیچے لاتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ جب کسی کے مونہہ سے ایسا دعوے سنو۔ تو فوراً ہی اسکی تردید کے لئے کھڑے نہ ہو جاؤ۔ بلکہ غور کرو اور اپنی قوت فکر کو کام میں لا کر اس مدعی ماموریت کے دعوے پر نگاہ ڈالو۔ بلا سوچے سمجھے تردید کے لئے کھڑا ہو جانا شیوہ دانشمندی سے بعید ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ قل ارءیتم ان کان من عند اللہ ثم کفرتم بہٖ من اضلُّ ممن ھو فی شقاقٍ بعید یعنے تو کہدے۔ کیا تم نے کبھی اس امر پر غور بھی کیا۔ کہ اگر یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوا۔ اور تم نے اس کا انکار کر دیا۔ تو اس سے زیادہ کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ جو دور کے شقاق میں مبتلا ہو۔ گویا اللہ تعالےٰ نے یہ بتلایا۔ کہ صرف دعویٰ سنکر ہی انکار نہیں کر دینا چاہیئے۔ بلکہ ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس پر توجہ کرے۔ اور اس امر پر غور کرے۔ کہ اگر یہ شخص فی الواقعہ خدا کی طرف سے ہوا۔ تو منکروں کا کیا حشر ہوگا پس خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ اگر کسی مدعی ماموریت و نبوت کی صداقت کے دلائل تمہیں معلوم نہیں۔ تو بھی تمہارا قدم اس کے انکار کی طرف نہیں اٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ وہ سچا ہو۔ اور چونکہ انبیاء کا انکار نہایت ہی خطرناک چیز ہے۔ اس لئے خوف خدا رکھنے والے انسان کے دل پر کسی کی طرف سے ایسا دعوے ہونے پر لرزہ طاری ہو جانا چاہیئے۔ اور اسے فوراً انکار کی طرف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے؛

صداقت معلوم کرنے کا ذریعہ

اس عام نصیحت کے بعد اللہ تعالےٰ نے صداقت معلوم کرنے کے بعض گر بھی بیان فرمائے ہیں۔ کیونکہ مذہب کے معاملہ میں جب تک کامل رہبری نہ ہو۔ انسان صحیح راستہ اختیار کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ سنریھم اٰیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حتیٰ یتبین لھم انہ الحق یعنے ہم اس مدعی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے دو قسم کے نشانات دکھائینگے بعض آفاقی ہوں گے۔ اور بعض انفسی اور یہ نشان دکھاتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا پر روشن ہو جائے گا۔ کہ وہ سچا مامور اور مدعی رسالت ہے۔ اس کے بعد فرمایا اولم یکف بربک انہ علیٰ کل شیءٍ شھید یعنے کیا خدا نشانات دکھانے پر قادر نہیں۔ وہ ضرور قادر ہے۔ اور وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ اس جگہ انہ علیٰ کل شیءٍ شھید کہہ کر اس امر کی بھی وضاحت فرما دی۔ کہ یہ ناممکن ہے۔ کسی جھوٹے مدعی رسالت کے لئے بھی الٰہی نشانات کا نزول ہو۔ اس لئے کہ خدا شہید ہے اور وہ جانتا ہے۔ کہ کون سچا ہے۔ اور کون جھوٹا

حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نشانات

قرآن مجید کی ان آیات کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر بھی اللہ تعالےٰ کا خوف رکھنے والوں کو غور کرنا چاہیئے۔ اور بغیر سوچے سمجھے انکار کی طرف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا آپ کی صداقت میں اللہ تعالےٰ کے آفاقی اور انفسی نشانات ظاہر ہوئے ہیں۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو یقیناً ایسے بہت سے نشانات نظر آجائیں گے۔

آفاقی آیات کی تشریح

آفاق افق کی جمع ہے۔ اور افق کنارے کو کہا جاتا ہے۔ زمین کے اطراف اور آسمان کو بھی افق کہتے ہیں۔ گویا ایسے نشانات جن کا آسمانوں اور زمینوں میں ظہور ہو۔ اور جن میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ وہ آفاقی کہلاتے ہیں۔ آفاقی کو انفسی نشانات پر مقدم کرنے کی یہ وجہ ہے۔ کہ آفاقی نشانات وسیع علاقہ پر اثر رکھتے ہیں۔ اور انفسی نشانات صرف بعض نفوس پر۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں پر ایمان لانا صرف علماء فضلاء اور فلسفیوں کے لئے ہی ضروری نہیں۔ بلکہ غیر تعلیم یافتہ مردوں عورتوں امیروں غریبوں سب کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے ایسے ہی نشانات کو تفوق حاصل ہے۔ جو کثیر حصہ افراد پر اثر رکھتے ہوں۔

قحط اور بیماریاں

آفاقی نشانات میں سے ایک کا ذکر اللہ تعالےٰ نے بایں الفاظ فرمایا ہے۔ وما ارسلنا فی قریۃٍ من نبیٍ الا اخذنا اھلھا بالبأساء والضراء لعلھم یضرعون یعنے ہم نے جب بھی کسی بستی میں اپنا رسول بھیجا۔ ہماری سنت رہی ہے کہ ہم اس کے باشندگان کو بعض مشکلات و تکالیف یعنی فاقہ اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ تضرع کریں۔ اور ہماری طرف ان کا رجوع ہو۔ اس جگہ بأس میں بیماریاں اور قحط دونوں شامل ہیں۔ کیونکہ عالمگیر وباء جب دنیا پر محیط ہو۔ یا قحط کا دور دورہ ہو۔ تو کوئی فرد واحد ان سے تکلیف نہیں اٹھاتا۔ بلکہ دنیا بحیثیت مجموعی تکلیف پاتی ہے۔ اور اگر لوگ غور کرنے والے ہوں تو ان کو سمجھانے کا یہ ایک مؤثر ذریعہ ہوتا ہے۔

علماء کی افسوسناک حالت

دوسرا آفاقی نشان اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ واذا النجوم انکدرت یعنے جب نبی مبعوث ہوتا ہے۔ تو ستارے مکدر ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ستارے راہبری کا ذریعہ ہوتے۔ اور گمگشتگان راہ صواب کو ان کی منزل پر پہنچاتے ہیں۔ اس لئے مذہبی اصطلاح میں ستاروں کے لفظ کا اطلاق علماء پر ہوتا ہے پس ستاروں کے مکدر ہو جانے سے یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ نبی کی بعثت کے وقت علماء کی روحانی حالت نہایت خراب ہوتی ہے ان کے دل دنیاوی آلائشوں سے گرد آلود ہوتے ہیں۔ اور یہ ناممکن ہوتا ہے۔ کہ ایسے علماء کی راہبری میں انسان اللہ تعالےٰ کے لقاء کو حاصل کر سکے۔

تمسخر و استہزاء

نشانات کی دوسری قسم جو انفسی بینات پر مشتمل ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک جو مومنین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسرے جو منکرین سے تعلق رکھتے ہیں۔ منکرین سے متعلق نشانات میں سے ایک اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ استہزاء و تمسخر اور تحقیر پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الا کانوا بہٖ یستھزءون افسوس بندوں پر کہ ان کے پاس آج تک کوئی رسول نہیں آیا۔ مگر انہوں نے اس سے تمسخر و استہزاء کیا؛

اکابر کی مخالفت

پھر فرماتا ہے۔ وکذالک جعلنا فی کل قریۃٍ اکابر مجرمیھا لیمکروا فیھا وما یمکرون الا بانفسھم وما یشعرون۔ یعنے ہم نے ہر بستی میں بڑے لوگ گنہگار بنائے ہیں تاکہ وہ نبی کے مقابلہ میں اپنی تمام تدابیر اختیار کر کے دیکھ لیں۔ ان کی تدبیریں ان کے نفوس کے لئے ہی مضر ہوتی ہیں۔ مگر وہ نہیں سمجھتے۔ اس جگہ یہ علامت بیان کی گئی ہے۔ کہ جب نبی آتا ہے تو بڑے لوگ اس کی مخالفت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کی تدابیر انہیں کامیاب کر دیں گی۔ مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی تدابیر کے جال میں ہی پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ اور ناکامی میں ہی مر جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب دعویٰ نبوت کیا۔ تو اس وقت بھی ابو جہل عتبہ شیبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وغیرہ مخالف ہوگئے۔ یہی حال ہر نبی کی بعثت کے وقت ہوتا ہے۔

منکرین کی اندرونی حالت

تیسری علامت یہ بیان فرمائی۔ کہ وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین وکفی بربک ھادیا ونصیرا۔ یعنے ہم نے ہر نبی کے دشمن گنہگاروں میں سے بنائے ہیں۔ اور تیرا رب ہی کافی ہادی اور نصیر ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کے حالات کی جستجو کی جائے گی۔ تو یہ واضح ہوگا۔ کہ وہ مجرم اور گنہگار لوگ ہیں۔ اعلےٰ درجہ کے نیک متقی خدا ترس اور نیک دل آدمیوں کی تلاش انبیاء کے دشمنوں میں کرنا ایک امر لاحاصل ہوگا

ایک سوال کا جواب

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں خدا تعالےٰ ایسا کرتا ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت میں دنیا کے بڑے بڑے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کیوں مجرم اور گنہگار لوگ اس کے مشن کو مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اس سوال کے جواب کے لئے فرمایا۔ وکفی بربک ھادیا ونصیرا۔ یعنے اگر بڑے بڑے لوگ کسی نبی کو مان لیں۔ تو کس طرح پتہ لگے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل نے اس کو نوازا ہے۔ اور اس کی رحمت سے اس کے سلسلہ نے ترقی کی۔ تب ایک ظاہر بین نگاہ دھوکا کھا سکتی ہے۔ کہ شائد بڑے بڑے لوگوں کی وجہ سے اسے ترقی ہوئی۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اللہ تعالےٰ انسانوں کا محتاج نہیں۔ بلکہ خود اپنے ہاتھ سے وہ سلسلہ کو ترقی دیتا ہے۔ بڑے آدمیوں کو مخالف کر دیتا ہے۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر جب کام رہتے ہیں۔ تو خدا کے یہ الفاظ بڑی شوکت کے ساتھ پورے ہوتے ہیں۔ وکفی بربک ھادیا ونصیرا یعنے خدا ہی کافی ہادی و مددگار ہے ؂

مومنوں کی پہلی علامت

انھیں نشانات جو مومنوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے پہلا نشان یہ ہوتا ہے۔ کہ مومنین کا گروہ ضعفاء میں سے ہوتا ہے جیسا کہ بخاری میں آتا ہے۔ ابوسفیان سے ہرقل نے پوچھا۔ اشراف الناس اتبعوہ ام ضعفاء ھم۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیرو بڑے لوگ ہیں۔ یا غریب اور کمزور طبقہ کے لوگ۔ تو ابوسفیان نے یہی جواب دیا۔ کہ ضعفاء ھم اتبعوہ یعنے کمزور لوگ اس کے متبع ہیں

درحقیقت کمزور طبقہ کے لوگ جب حلقہ ایمان میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے جلال اور قدرت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوتا ہے۔ چند کمزور بیکس غریب نادار اور بظاہر کم حیثیت لوگ نبی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ دنیا ان کی مخالف ہوتی ہے۔ گروہ انہیں پکار پکار کر کہہ رہے ہوتے ہیں۔ کہ ہم وہ کونے کا پتھر ہیں۔ کہ جو ہم پر گرے گا۔ وہ چکنا چور ہو جائے گا۔ اور جس پر ہم گریں گے۔ وہ بھی سلامت نہیں رہے گا۔ بظاہر نظر آتا ہے۔ کہ یہ مٹ جائیں گے۔ ان کی آواز دب جائے گی۔ ان کا دائرہ اقتدار کبھی ترقی نہیں پا سکے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کے سر پر ہوتا ہے۔ وہ انہیں بڑھاتا اور ترقی دیتا ہے یہاں تک کہ وہ حزب اللہ غالب آتا۔ بڑے چھوٹے کئے جاتے۔ اور چھوٹے بڑے کئے جاتے ہیں۔ اور عاقبت اندیش انسان پہچان لیتے ہیں۔ کہ اس ترقی میں خدا کا ہاتھ پوشیدہ ہے۔

دوسری علامت

مومنوں کی دوسری علامت اللہ تعالےٰ یہ بیان فرماتا ہے فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام یعنے جسے اللہ تعالےٰ ہدایت دینا چاہتا ہے۔ اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ یعنے مقربین کی یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ ان کا سینہ فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے کھلا رہتا ہے۔ وہ اطاعت کا کامل نمونہ ہوتے ہیں۔ احکام کی بجا آوری کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اور کسی لمحہ بھی انقباض اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے۔ اگر ان سے مال خرچ کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ تو وہ بے دریغ مال خرچ کر دیتے ہیں۔ جان دینے کا مطالبہ ہو۔ تو وہ سر کٹا دینے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ہر دم ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ کا فرمان الٰہی ان کے پیش نظر رہتا ہے۔ اور وہ ہر لحظہ اطاعت کی طرف اپنا قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور اسی لئے ان کے کاموں کے نتائج بہت شاندار نکلتے۔ اور دنیا پر ان کی ہیبت کا سکہ بیٹھ جاتا ہے ؂

تیسری علامت

تیسری علامت اللہ تعالےٰ یہ بیان فرماتا ہے۔ اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منھا مطلب یہ کہ کیا وہ شخص جو مردہ ہو۔ اور پھر ہم اسے زندہ کر دیں اور اس کے لئے ایسا نور پیدا کر دیں جس سے وہ لوگوں میں چلے پھرے۔ وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو ظلمات میں بھٹک رہا ہے اور اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاتا۔ اس آیت میں نبی کی مقدس جماعت کی یہ علامت بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ اس کے نور سے مستفیض ہو کر خود منور ہو جاتی۔ اور مشکل سے مشکل مراحل کو نہایت آسانی اور عمدگی کے ساتھ طے کر جاتی ہے۔ ایک روشنی اور اندھیرے میں رہنے والے شخص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ روشنی میں رہنے یا روشنی اپنے پاس رکھنے والا انسان بلاخوف وخطر چلتا چلا جائے گا۔ کیونکہ رستہ اس کے لئے صاف ہوگا۔ مگر جو اندھیرے میں ہو۔ وہ آہستگی کے ساتھ اور ڈر ڈر کر اپنا قدم اٹھائے گا۔ اسے خوف ہے کہ مبادا کسی ہلاکت میں گرفتار ہو جائے۔ نبی کی جماعت بھی اس اصل کے ماتحت چونکہ نور اور روشنی کا خزانہ اپنے پاس رکھتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے مطالع کی راہ نمائی میں سلامتی کے ساتھ چلی جاتی ہے۔

چوتھی علامت

چوتھی علامت یہ بیان فرمائی۔ کہ الذین ینفقون فی السراء والضراء یعنے مومن خواہ تنگی میں ہوں۔ یا آسانی میں ہر حال اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے ہیں۔ پیچھے نہیں ہٹاتے۔ عام طور پر لوگ دکھ مصیبت اور رنج میں خدا تعالےٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ لیکن خوشی میں نہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعداً او قائماً فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الی ضر مسہ یعنے جب انسان کو کوئی ضرر پہنچتا ہے تو اس وقت کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حالت میں خدا کو یاد کرتا ہے۔ مگر جب ہم اس کی مصیبت اس سے دور کر دیتے ہیں۔ تو وہ یوں ہو جاتا ہے۔ کہ گویا اس نے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا مگر مومنوں کی یہ علامت بیان فرمائی۔ کہ ینفقون فی السراء والضراء وہ خوشی غمی۔ دکھ سکھ۔ رنج راحت آرام تکلیف غرض ہر حالت میں آستانہ خدا پر جھکے رہتے۔ اسی سے مدد طلب کرتے۔ اور اسی کے فضل کے خواہاں رہتے ہیں ؂

پانچویں علامت

پانچویں علامت اللہ تعالےٰ یہ بیان کرتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں۔ وہ کفار پر بہت سخت ہیں۔ اس جگہ اشداً کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ کفار کو قتل کر دیتے ہیں۔ بلکہ مراد اس سے مضبوطی ہے۔ یعنے مومن کفار پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ اس کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ مخالف لوگ تو کہتے ہیں ان کی مجلس میں مت بیٹھو۔ ان کی کتابیں مت پڑھو۔ ان کی خوشی غمی میں شریک نہ ہو۔ مبادا اثر ہو جائے لیکن ایک مومن کفار کی کتابیں بھی پڑھے گا۔ ان کی مجالس میں بھی شریک ہو جائیگا ان کی خوشی غمی میں بھی دلداری کرے گا۔ مگر باہیں ہمہ ان کا اثر نہیں لے گا۔ وہ بے پرواہ ہو کر اس آگ میں کودنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ یہ آگ اسے ضرر نہیں پہنچا سکتی ؂

چھٹی علامت

اس کے ساتھ ایک اور علامت اللہ تعالےٰ نے رحماء بینھم میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اگرچہ مومنوں کی جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفوں کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ مگر وہ آپس میں نہایت ہی محبت و پیار سے رہتے۔ اور ایک دوسرے کا اچھا اثر قبول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی غلطی پر ہمدردانہ رنگ میں نصیحت کرتے۔ دین کی باتیں سکھاتے۔ اور وعظ و نصیحت سے بری باتوں کو اپنے اندر پیدا ہونے سے روکتے رہتے ہیں ؛

ساتویں علامت

ساتویں علامت اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی۔ کہ تراھم رکعاً سجداً۔ رکوع اطاعت و فرمانبرداری کو کہتے ہیں۔ اور سجدہ اس امر کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کے آگے اپنے آپ کو محض لاشئی سمجھتا ہے۔ اور وہ اقرار کرتا ہے کہ اگر مجھے اللہ تعالےٰ کے لئے اپنے آپ کو خاک میں بھی ملانا پڑے۔ تو میں اس سے دریغ نہیں کروں گا۔ اس علامت کے تحت مومنین کی جماعت ہر الٰہی آواز پر لبیک کہتی۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو مٹا دینے کے لئے تیار رہتی ہے۔

آٹھویں علامت

آٹھویں علامت التائبون العابدون الحامدون میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ مومن توبہ کرنے والے عبادت گذار اور اللہ تعالےٰ کی حمد میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاءٌ ثم ذوقٌ وارتیاح

یعنے اے میرے پیارے خدا مصائب کے وقت بھی ہم تیری رضاء پر راضی رہتے۔ بلکہ اس مصیبت میں ہمیں ذوق اور ایک راحت میسر آتی ہے ؛

نویں علامت

ایک اور علامت اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی۔ کہ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافوراً عیناً یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیراً۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نیک بندے ایسے جام پیتے ہیں۔ جن میں کافور کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور وہ ایسے چشمہ سے پیتے ہیں۔ کہ جسے وہ پھاڑ کر لے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے دوسرے بندے بھی اس سے پیتے ہیں۔ اس میں بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے مومن بندوں کو جب خدا تعالیٰ کی محبت کا دودھ میسر آتا ہے۔ تو وہ اس چشمۂ رحمت کو صرف اپنے تک محدود نہیں رکھتے۔ بلکہ تشنہ کامان معرفت کو بھی اس میں سے پلاتے۔ اور اس رحمت کو عالمگیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ بڑے اور چھوٹے عالم اور جاہل بچے اور بوڑھے۔ مرد اور عورتیں سب اس سے یکساں حصہ لیں۔ اور تا جس طرح اللہ تعالےٰ رب العٰلمین ہے۔ اسی طرح اس کے بندے بھی ایک دین پر جمع ہو کر اس کی حمد کے گیت گائیں۔ اور اس کے فضلوں پر نغمہ سرا ہوں۔

حق پسند اصحاب سے گزارش

اللہ تعالےٰ کے ان آفاقی اور انفسی نشانات کو پیش کرنے کے بعد ہم تمام حق پسند اصحاب سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں۔ آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آپ کے منکرین اور متبعین میں یہ تمام نشانات پائے جاتے ہیں۔ یا نہیں۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ آپ کی صداقت میں آفاقی نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ طاعون، زلازل۔ قحط۔ وبائیں۔ انفلوائنزا۔ جنگیں۔ ایسی چیزیں نہیں جو فراموش ہو سکیں۔ آج دنیا کا بچہ بچہ ان آسمانی مصائب پر نالاں ہے۔ مگر افسوس وہ اس مسیحا کو نہیں دیکھتے۔ جس کی تصدیق کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ پھر علماء وقت کی حالت بھی آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ بڑے بڑے جبہ پوش علماء کہلانے کو تو مولوی کہلاتے ہیں۔ مگر اندرونی حالت کا یہی نقشہ ہوتا ہے کہ

چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

پھر منکرین کو دیکھ لیا جائے۔ کیا وہ استہزاء پر کمربستہ ہیں یا نہیں۔ کیا بڑے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف نہیں۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ منکرین میں سے اکثر حصہ ایسا ہے۔ جو عدو المومن المجاہدین کہلانے کا مستحق ہے۔ پھر جماعت احمدیہ کی حالت دیکھی جائے۔ جو دنیوی لحاظ سے ہر طرح کمزور ہے۔ لیکن اس میں شامل ہونے والے اطاعت و انقیاد کے مجسمہ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے نور کی رہبری میں تمام مشکل مراحل کو بآسانی طے کر رہے ہیں۔ پھر یہی وہ جماعت ہے جس کے افراد تنگی ترشی اور رنج و راحت میں دین اسلام کی اپنے مالوں اور جانوں سے مدد کر رہے ہیں۔ کفار پر اشد۔ اور آپس میں رحماء۔ راکعین۔ ساجدین۔ حامدین۔ عابدین۔ تائبین۔ کی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ پھر یہی وہ مقدس جماعت ہے جس کے افراد اللہ تعالےٰ کی رحمت کے اس چشمہ سے نہ صرف ہندوستان کو بلکہ تمام ممالک کو سیراب کرنے میں مصروف ہیں۔ اور جب تمام علامات پوری ہو چکیں۔ جب آفاقی اور انفسی نشانات ظاہر ہو چکے۔ تو کیا ہی بدقسمت وہ انسان ہے۔ جو پھر بھی انکار پر کمربستہ ہے ؛

---

۲۴ دھرم کوٹ اور خان فتیح وغیرہ کے بہت سے احمدی دوست بھی سردی کے موسم میں شریک جلسہ ہوئے۔ اور رات کے بارہ بجے واپس چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے انشاء اللہ العزیز حسب پروگرام یہ سلسلہ تبلیغ جاری رہے گا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مخالفین کو قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائے ؛

(نامہ نگار)

بٹالہ میں تبلیغ احمدیت

گذشتہ دنوں انجمن شباب المسلمین کے جلسہ پر ہمارے خلاف جو اعتراضات اور غلط اتہامات لگائے گئے تھے۔ ان کے ازالہ کے لئے جماعت احمدیہ بٹالہ نے فیصلہ کیا۔ کہ شہر کو پانچ یا چھ حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ میں رات کے وقت تقریر کرائی جائے۔ اور اگلا سارا دن بذریعہ ملاقات تبلیغ و رفع شکوک میں صرف کیا جائے ؛

اس پروگرام کے مطابق حلقہ نمبر ا کے متعلق تمام شہر میں منادی کے ذریعہ اعلان کیا گیا۔ کہ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل سارا دن شیخ عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ کے دیوان خانہ میں تشریف رکھیں گے۔ ان سے مل کر ہر شخص اپنے اعتراض یا غلط فہمی کا نہایت آزادی سے ازالہ کر سکتا ہے۔ اور احمدیت کے متعلق ہر قسم کی واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے اس حلقہ میں زبانی ملاقات اور رقعہ جات کے ذریعہ بھی دعوت دی گئی ؛

رات کو ایک پبلک جلسہ زیر صدارت خان صاحب چودھری میراں بخش صاحب۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کے بعد سوالات پوچھنے کی بھی اجازت دی گئی۔ انجمن شباب المسلمین نے بذریعہ منادی لوگوں کو اس جلسہ میں شامل ہونے سے روکا۔ اور یہاں تک اعلان کر دیا۔ کہ جو شخص احمدیوں کے جلسہ میں جائے گا۔ وہ احمدی سمجھا جائے گا۔ اور کافر ہو جائیگا۔ لیکن غیر احمدی اصحاب کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ اور نہایت دلچسپی سے تقریر سنتے رہے ؛

مولوی عبد الغفور نے صداقت احمدیت کے متعلق برجستہ و موزوں تقریر فرمائی جس میں پہلے انبیاء کے مخالفین اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کی مماثلت نہایت مؤثر طریقہ پر بیان کی۔ اور ثابت کیا کہ مسیح موعودؑ کے مخالفین اور پہلے نبیوں کے مخالفین کی روش میں مطلقاً کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ پہلے مخالفوں کی طرح سب وشتم گالی گلوچ اور ایذارسانی کے درپے نہ ہوں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت مشتبہ ہو جائے۔

مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوری ہونے والی شاندار پیشگوئیوں کا ذکر اور چند اعتراضوں کا جواب بھی نہایت مؤثر پیرایہ میں دیا۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک سوالات اور جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اور خدا کے فضل سے احمدیت کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی ؛ م م

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

تراویح رمضان المبارک

جو بیرونی جماعتیں رمضان المبارک کی تراویح کے واسطے قادیان سے حفاظ منگوانا چاہیں۔ وہ مہربانی فرما کر فوراً نظارت تعلیم و تربیت کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس کے متعلق انتظام کیا جا سکے۔ حفاظ کا کرایہ آمد و رفت مقامی جماعت کے ذمہ ہو گا۔ نیز دیگر اخراجات جو مقامی جماعت دے سکے۔ ان سے بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

مالی قربانی کی روح

گذشتہ ہفتہ جو سرکلر چٹھی بقایا کے متعلق احباب کو لکھی گئی تھی۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر فضل کریم صاحب بیرون آباد سے لکھتے ہیں۔ حضرت اقدس کا خطبہ جمعہ بذریعہ الفضل اور آپ کی طرف سے بھی ملا۔ ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ اپنی ضروریات کو خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں پس انداز کر کے نومبر کی تنخواہ سے چندہ سہ ماہی از یکم اکتوبر تا ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء معہ چندہ کشمیر، جلسہ و بقایا ادا کر دوں۔ انشاء اللہ آپ کی خدمت میں بہرحال ۵ دسمبر سے اول ہر سہ رقوم پہنچ جاویں گی۔

متاع وصل جاناں بس گراں است
گر ایں سودا بجاں بودی چہ بودی

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دوسرے دوستوں کو ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرح مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ڈاکٹر صاحب موصوف کی مالی قربانی کو قبول فرمائے۔ (ناظر بیت المال)

اضافہ بجٹ کی درخواست

مرزا مبارک بیگ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کلانور نے بعض نئے اصحاب کے جماعت میں داخل ہونے پر اپنی جماعت کے بجٹ میں از خود اطلاع دے کر مبلغ ۔/۹/۱۲ کی بیشی کرائی ہے۔

دیگر سکرٹریان جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ جب ان کی جماعت میں نئے احباب شامل ہوں۔ تو اپنے بجٹوں کو خود بخود بڑھاتے رہیں۔ بجائے اس کے۔ کہ ہمیں اطلاع ملنے پر بجٹ بڑھانے کے لئے لکھنا پڑے۔ (ناظر بیت المال)

نوٹس بنام ملک عبد الحمید صاحب

ملک عبد الحمید صاحب ولد ملک غلام حسین صاحب ساکنہ محلہ دار الرحمت قادیان کے خلاف چند مقدمات بروئے ڈگری کے دائر ہیں۔ کئی دفعہ ان کے نام علیحدہ علیحدہ مقدمات میں سمن جاری کئے گئے ہیں۔ مگر وہ تعمیل سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۲/۳۳-۱ کو ایک سمن اگلے روز کی حاضری کے لئے جاری کیا گیا۔ اس پر ملک عبد الحمید صاحب نے عذر کیا۔ کہ میں ۱۰ یوم کے واسطے باہر جا رہا ہوں۔ لہذا مجبور ہوں۔ اس پر اسی وقت ان کو اطلاع بھیجی گئی۔ کہ آپ کو اس سمن کی اطلاع یابی کے بعد باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ اس سمن کی تعمیل واجب ہے۔ اگر آپ کو واقعی کوئی ایسا اشد ضروری کام ہے۔ جو رک نہیں سکتا۔ تو آپ کو لازم ہے کہ درخواست پیش کر کے عدم حاضری کی اجازت حاصل کریں۔ اس پر ملک صاحب نے لکھا۔ کہ میں اپنا پروگرام کسی طرح نہیں توڑ سکتا سخت مجبور ہوں۔ کیونکہ مجھے پرسوں شام سرگودہا پہنچنا ہے۔ اس کے لئے مجھے صبح سات بجے روانہ ہو جانا چاہیئے۔ مگر دوسرے روز یعنی ۲ دسمبر کو ہمارے پاس رپورٹ پہنچی ہے۔ اور معتبر شہادت اس امر کی پیش ہوتی ہے۔ کہ ملک عبد الحمید دس اور ساڑھے دس بجے تک قادیان میں موجود تھے۔ پھر ہم نے "الفضل" میں یہ اعلان چھپوانا چاہا۔ کہ اگر ملک عبد الحمید صاحب سرگودہا میں ہوں۔ تو وہاں کے دوست ان کو اطلاع کر دیں کہ فوراً نظارت ہذا میں حاضر ہوں۔ مگر ایڈیٹر صاحب الفضل نے اس پر لکھا۔ کہ میں نے خود ملک صاحب کو آج یہاں دیکھا ہے۔ اور اسی روز ان کے والد ملک غلام حسین صاحب نے بتایا۔ کہ وہ لاہور گئے ہیں۔ کل آجائیں گے۔ پھر اطلاع دی کہ آئے تھے مگر کہیں چلے گئے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ملک عبد الحمید صاحب عمداً حاضری سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا ان کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ اس اعلان کی تاریخ سے دس روز کے اندر اندر دفتر امور عامہ میں حاضر نہ ہوئے۔ تو سخت نوٹس لیا جائیگا

(ناظر امور عامہ۔ قادیان ۱۲/۳۳-۱۰)

نوٹس بنام شیخ منظور احمد صاحب

مدعی مستری بدر الدین معمار ساکن قادیان۔ بنام: شیخ منظور احمد صاحب ولد شیخ محمد حسین صاحب مرحوم دعوی اجرائے ڈگری مبلغ ۔/-

مقدمہ مندرجہ عنوان میں لوکل قضاء نے ۸/۳۳-۴ کو آپ کے برخلاف یکطرفہ ڈگری ۔/- کی دی ہے۔ مدعی نے امور عامہ میں اجرائے ڈگری کی درخواست ۸/۳۳-۱۴ کو دی۔ اس پر محکمہ ہذا نے آپ کو ۹/۳۳-۵ کو اس رقم کی ادائیگی کے لئے لکھا۔ پھر ۱۰/۳۳-۵ کو یاد دہانی کرائی۔ اس کے بعد ۱۰/۳۳-۲۳ کو مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور کی معرفت یاد دہانی کرائی۔ پھر ۱۱/۳۳-۵ کو معرفت مولوی ظہور حسین صاحب آپ کو لکھا گیا۔ پھر ۱۱/۳۳-۱۹ یاد دہانی کرائی گئی۔

ان متعدد یاد دہانیوں کے بعد آپ نے تو رسید خط بھی نہیں دی۔ البتہ مولوی ظہور حسین صاحب نے اپنے خط ۱۱/۳۳-۱۹ میں یہ اطلاع دی ہے کہ "امور عامہ کا حکم متعلق ادائیگی ڈگری پہنچا ہوا ہے۔" محکمہ ہذا نے ۱۲ دسمبر تک آپ کے جواب اور آمد کی انتظار کی۔ مگر آپ نے نہ تو ادائیگی ڈگری کے متعلق ہم سے کوئی سمجھوتہ کیا۔ اور نہ ہی روپیہ بھجوایا ہے۔ لہذا آپ کو بذریعہ اخبار نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا رقم ۱۲/۳۳-۲۴ تک دفتر امور عامہ میں جمع کرا دیں۔ تو بہتر ورنہ آپ کے خلاف ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ ۱۲/۳۳-۱۲ (ناظر امور عامہ)

ضرورت ہے

بعض شریف نوجوان پڑھی لکھی لڑکیوں کے لئے ہمیں رشتوں کی ضرورت ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب رشتوں کے خواہشمند ہوں۔ دفتر امور عامہ میں درخواستیں بھجوائیں اور درخواستوں میں اپنے ضروری کوائف درج کئے جائیں۔

(ناظر امور عامہ)

قابل توجہ انسپکٹران وصایا

کئی دفعہ بذریعہ اعلان توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ صیغہ ہذا کی طرف سے ہفتہ وار کارگذاری کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بروز اتوار بھیجی جاتی ہے۔ جس میں علاوہ صیغہ کے دوسرے کاموں کے انسپکٹر صاحبان وصایا کی رپورٹوں کا ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ بدوں اس کے نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کی جانب سے باقاعدہ رپورٹ ہر ہفتہ کے دن تک دفتر میں پہنچ جایا کرے۔ پس ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی رپورٹ ہفتہ کے روز مہربانی کر کے یہاں پہنچا دیا کریں۔ تا ان کی کارگذاری حضور کی نظر میں آکر دعا کا موجب ہو۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان)

جلسہ سالانہ کے لئے دعوتی خطوط

دعوتی چٹھی برائے جلسہ سالانہ شائع کی جا رہی ہے۔ احباب ایسے معززین اور اہل علم دوستوں کے پتوں سے اطلاع دیں۔ جو سلسلہ کی تحقیقات

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیاروں کا پیارا محمودؓ

چند روز ہوئے میری اور میرے پیارے بھائیوں کی پیاری ماں (حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا) نے الفضل میں ایک اعلان کے ذریعہ خدا کے پیارے مسیح کی جماعت کے افراد پر یہ فرض عائد کیا۔ کہ وہ متواتر چالیس روز تک خدا کے پیاروں کے پیارے محمود (فداہ ابی وامی) کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ میں حیران تھا۔ کہ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ اسی حالت میں کل مجھ پر انکشاف ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک دفعہ پھر وہ مومن اور منافق کا فرق اسی طرح ظاہر کر دے۔ جسطرح اس نے پیاروں کے پیارے محمود کی خلافت کے ابتداء میں ظاہر کیا تھا۔ پہلی دفعہ تو اس نے خصوصیت کے ساتھ ساکنان زمین پر مومن و منافق کا فرق ظاہر کیا۔ اب وہ چاہتا ہے۔ کہ آسمان والوں پر خصوصیت کے ساتھ مومن و منافق کا فرق ظاہر کرے۔ اور اس پر انہیں گواہ ٹھہرائے؛

پہلی دفعہ زمین والوں نے دیکھ لیا۔ کہ کس طرح منافقین کا گروہ خدا کی قائم کردہ جماعت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اور سبحان اللہ کہ اس قادر مطلق نے کس طرح صفائی کے ساتھ یہ ظاہر کر دیا۔ جن لوگوں نے میرے پیارے محمود کی خلافت تسلیم نہ کی۔ وہ جماعت سے الگ ہوگئے۔ ہم انہیں منافق کہیں یا نہ کہیں۔ خدا جانتا ہے کہ ان کی کس حد تک عزت اور قدر ہمارے دلوں میں موجود ہے مگر افسوس ہے۔ کہ انہیں زمین پر بسنے والے منافق کہتے ہیں۔ چنانچہ چند ماہ پیشتر میں جب لاہور گیا۔ اور وہاں پر مولانا غلام رسول صاحب مہر اور مولانا عبدالمجید صاحب سالک مدیران انقلاب سے ملا۔ تو اس موقعہ پر ایک مشہور غیر احمدی مولوی صاحب بھی موجود تھے۔ جنہیں میرے متعلق جب یہ معلوم ہوا۔ کہ میں نے احمدیت قبول کرلی ہے۔ تو وہ میرے ساتھ زیادہ توجہ سے گفتگو کرنے لگے اور اسی دوران میں غیر مبائعین کا ذکر خود چھیڑ کر پھر یہ بھی خود ہی کہہ دیا۔ کہ وہ تو منافق ہیں۔ یہ غالباً پہلا موقع تھا۔ جبکہ میں نے غیر مبائعین کے متعلق لفظ منافق سنا۔ الغرض یہ خدا کی مرضی تھی۔ اور اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان تھا۔ جو اہل نظر نے دیکھا۔ اور خدا کے پیارے مسیح پر ان کا ایمان زیادہ ہوا؛

اب پھر خدا چاہتا ہے۔ کہ منافق اور مومن کا فرق ظاہر کرے۔ اور اس نے حضرت ام المومنین کو تحریک کی۔ کہ وہ ہمارے پیارے محمود کے لئے متواتر چالیس روز تک دعا کرنے کا فرض عائد کیں۔ تاکہ آسمان والے خصوصیت کے ساتھ دیکھ لیں کہ کون ہے۔ جو انتہائی عشق اور محبت کی بناء پر خدا کے پیارے محمود کی صحت اور درازیٔ عمر کی دعا خدا تعالےٰ سے راتوں کو اٹھ اٹھ کر مانگتا ہے؟ کون ہے جو سجدہ میں قیام میں رکوع میں اور قعدہ میں محمود کے لئے دعا کرتا ہے؟ وہ کون دل ہے جس میں محمود کی محبت ہے؟ وہ کون دل ہے۔ جس میں عشق محمود کی آگ بھڑک رہی ہے؟ اس میں محمود کے لئے بے چینی اور محمود کے لئے ایک تڑپ ہے؟ کیونکہ جس دل میں محبت محمود نہیں اور جس دل میں محمود کے لئے خاص جگہ نہیں لازمی ہے۔ کہ اس میں مسیح موعودؑ کی محبت نہ ہو۔ اور جس میں مسیح موعودؑ کی محبت نہیں۔ اس میں سرور کونین کی محبت نہیں ہوسکتی۔ اور جس میں سرور کونین کی محبت نہ ہو۔ وہ خدا کا گھر نہیں شیطان کا گھر ہے ناپاک دل ہے۔ اور گندگی کا مقام ہے۔

بہرحال میں جماعت احمدیہ کے افراد کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو خدا تعالےٰ کے خاص فضل و کرم سے مجھ پر منکشف ہوئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آج خدا تعالےٰ نے ان کا امتحان کرنا چاہا ہے۔ تاکہ آسمان والوں پر ان کی قلبی کیفیت ظاہر ہو جائے۔ اور آسمان والے ان کے لئے زیادہ استغفار کریں۔ اور زیادہ دعائیں مانگیں۔ جو خدا کے پیارے محمود کے لئے راتوں میں اٹھ اٹھ کر اور تاریکیوں میں رو رو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اب آسمان پر صادق اور کاذب کی تمیز ظاہر ہو جائے گی۔ اور آسمان والے اس امر پر گواہ ٹھہر جائیں گے۔ کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ پس اے وہ لوگو جنہوں نے میرے پیارے محمود کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ خدا کے حضور اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرو۔ اور حضرت ام المومنین کے حکم کے مطابق خدا کے پیارے محمود کے لئے پنجگانہ نمازوں میں بالعموم اور نماز تہجد میں بالخصوص دردمندانہ دعائیں کرکے آسمان والوں کو یہ بتا دو۔ کہ تمہیں امام وقت سے عشق ہے۔ تاکہ تمہاری نجات کا یقین ہو جائے۔ یاد رکھو۔ کہ جس جماعت کو اپنے امام سے عشق نہیں۔ یا اگر ہے۔ تو اس نے زمین والوں اور آسمان والوں پر اس عشق کا عملی ثبوت نہیں پیش کر دیا۔ وہ جماعت کبھی کامیابی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتی؛

(محمد اللہ بخش ضیاؔ ازبکی)

جلسہ سالانہ کے متعلق محکمہ ریلوے کے انتظامات

عازمان جلسہ سالانہ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ امسال ریلوے تھرڈ کلاس کرایہ میں ۲۰۰ میل تک خاصی رعایت ہوگئی ہے۔ اگرچہ ۲۰۰ میل سے زائد فاصلے کے واسطے تھرڈ کلاس کرایہ کچھ بڑھ گیا ہے۔ علاقہ پنجاب کی اکثر جماعتیں انشاء اللہ اس رعایت سے مستفیض ہونگی۔ نیز امسال کرسمس واپسی ٹکٹ تھرڈ اور انٹر کلاس کے سو میل سے زائد فاصلہ کے واسطے ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کے نصف کرایہ پر (گذشتہ سالوں میں دوسری طرف کا ⅓ کرایہ لگتا تھا) اور سیکنڈ فرسٹ کلاس ۱⅓ کرایہ پر واپسی ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ واپسی سفر ۱۵ر جنوری ۱۹۳۴ء تک ختم ہونا چاہیئے۔ ان واپسی ٹکٹوں پر دونوں طرف رستہ میں حسب قانون ٹھہرا بھی جا سکتا ہے۔ ذیل میں بعض سٹیشنوں کا ایک طرف کا کرایہ تھرڈ کلاس درج کیا جاتا ہے۔ کم از کم واپسی کرایہ تھرڈ کلاس ۸؍ اور انٹر ۱۲؍ ہے۔ یعنی جن سٹیشنوں سے قادیان تک تھرڈ کلاس ایک طرف کا کرایہ ۵؍ اور انٹر کرایہ ۸؍ سے زائد ہو۔ ان سٹیشنوں سے ضرور ٹکٹ واپسی لئے جائیں۔ ایسے سٹیشنوں سے اگرچہ وہ سو میل سے کم ہی ہوں۔ واپسی ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ روانگی گاڑی سے کافی وقت پہلے سٹیشن پر پہنچ جانا چاہیئے۔ پنجاب ہندوستان کے ہر سٹیشن سے قادیان مغلاں کا ٹکٹ مل سکتا ہے۔ بصورت دقت سٹیشن ماسٹر سے محبت لیکن ادب کے لہجہ میں مطالبہ کریں۔ کرایہ اپنے پاس رکھنا بہتر ہے۔ واپسی ٹکٹ ہر ایک مرد عورت کے واسطے جدا جدا لئے جائیں۔ ریلوے قانون یہی ہے کہ ٹکٹ اگرچہ پیپر ٹکٹ ہی ہو۔ ہر ایک کے واسطے علیحدہ دیا جائے۔ اکثر ٹکٹ بابو کئی مسافروں کا خاصکر جبکہ وقت تنگ ہو۔ ایک ہی ٹکٹ بنا دیتے ہیں۔ احمدی احباب ریلوے سٹاف کی تکلیف کا بھی خیال رکھیں۔ لیٹ وقت پر ٹکٹ خریدیں۔ ۳ سال سے زائد اور ۱۲ سال سے کم عمر بچوں کے واسطے پہلے ہی نصف ٹکٹ لے لینا چاہیئے۔ ٹکٹ تھرڈ کلاس اگر بوجھ ۲۵ سیر سے زائد ہو۔ تو سفر شروع کرتے ہی بک کرا لینا چاہیئے معاف وزن کے اندر بھی سامان بک کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اپنے ساتھ ہی رکھنا ہو۔ سفر میں عورتوں اور بچوں اور اپنے سامان کی ہوشیاری سے نگہداشت کی جائے پچھڑے ہوئے سامان یا مسافر کے متعلق نصف کرایہ پر تار دی جا سکتی ہے کم از کم ۸؍ عام دنوں میں لیکن ۲۵؍۱۲ کو ڈبل قیمت ہے۔ دوران سفر میں ہر ایک مسافر الگ الگ اپنی ٹکٹ اپنے پاس رکھے۔ رستہ میں بچھڑنے وغیرہ کی صورت میں الگ ٹکٹ پاس ہونا مفید ہے۔ ۲۴؍۱۲ لغایت ۲۸؍۱۲ ہمارے جلسہ قادیان کے واسطے امرتسر اور قادیان مغلاں کے درمیان معمولی گاڑیوں کو کافی بڑھا دیا جائیگا۔ مورخہ ۲۴ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو حسب ضرورت سپیشل ٹرینوں کا انتظام ہوگا۔ امرتسر ویرکہ اور بٹالہ میں جسوقت بھی کافی مسافر ہوں گے سپیشل گاڑی کا انتظام ہوسکیگا دیگر انتظامات ریلوے پہلے سے زیادہ مسافران کی آمد کی امید پر کر دیئے گئے ہیں۔ احباب پبلک میں شمولیت جلسہ کی دعوت اور تحریک کرتے ہوئے امسال خاص تخفیف اور رعایت کرایہ اور پھر رمضان شریف میں نیک کام کے واسطے دگنا یا کئی گنا ثواب ملنے کا افضال الٰہی کے رنگ میں ذکر کریں۔ ہر ایک بھائی سٹیشن قادیان پر اپنا ٹکٹ ضرور جمع کرا کر جائے۔ یہ نہایت ہی ضروری ہے۔ اور واپسی ٹکٹ کو احتیاط سے محافظ کر لیا جائے۔

تیسرے درجہ کا ریلوے کرایہ تا سٹیشن قادیان مغلاں۔ بٹالہ ۳ر گورداسپور ۵ر پٹھانکوٹ ۱۴ر ویرکا ۶ر ڈیرہ بابا نانک ۱۵ر نارووال ۱-۱ پسرور بدوملہی ۵-۱ چونڈہ ۷ر سیالکوٹ ۱۰-۱ جموں ۰-۲ روپیہ امرتسر ۹ر اٹاری ۱۲ر مغلپورہ ۱ روپیہ لاہور ۱ر سانگلہ ہل ۱۵-۱ چک جھمرہ ۳-۲ سرگودہا ۱۵-۲ گوجرانوالہ شہر ۱-۱ وزیرآباد ۱۵-۱ حافظ آباد ۶-۲ گجرات ۱-۲ لالہ موسیٰ ۴-۲ جہلم ۸-۲ راولپنڈی ۱۰-۳ حویلیاں ۶-۴ نوشہرہ ۱۲-۴ پشاور چھاؤنی ۵-۵ مردان ۱۲-۴ بھیرہ ۲-۳ سلانوالی ۱۲-۲ کندیاں ۲-۴ ۴۴ ملکوال ۱۲-۲ قصور ۶-۱ فیروزپور شہر ۱۰-۱ پاکپٹن ۱۰-۲ عارف والہ ۱۲-۲ اوکاڑہ ۳-۲ منٹگمری ۹-۲ ملتان شہر ۴ روپیہ حیدرآباد سندھ ۱۲-۹ جالندھر ۵-۱ ہوشیارپور ۸-۱ نواں شہر دوآبہ ۱۳-۱ لدھیانہ ۱۲-۱ انبالہ شہر ۱۲-۲ پٹیالہ ۱۲-۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدیوں کے اعتراضوں کے جوابات

حضرت مسیح موعودؑ و علماء زمانہ

اس کتاب کے تین حصوں میں ان تمام اعتراضوں کا جواب نمبروار دیا گیا ہے۔ جو غیر احمدی مولوی اور ملاں کیا کرتے ہیں اور قرآن اور احادیث کے حوالجات درج ہیں۔ عبارت ایسی سلیس آسان ہے کہ بچے اور عورتیں آسانی سے سمجھ سکتی ہیں اور گھر گھر پڑھتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب عام بچے اور طلباء نہیں سمجھ سکتے۔ ان کتب سے خدا نے ہزاروں کو ہدایت دی۔ اس کتاب سے میں نے مولویوں کو مباحثہ میں شکست دی (منشی سکندر علی) قیمت حصہ اول ۴؍ دوم ۴؍ سوم ۴؍

میں مسلمان ہوگیا } یہ تعلیم یافتہ لائق گریجویٹ کی یعنی سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے۔ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کے حصہ اول۔ دوم۔ سوم میں اسلام عیسائیت۔ آریہ دھرم۔ سکھ مذہب کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور ان اعتراضوں کا جواب نمبروار دیا گیا ہے۔ جو وہ لوگ اسلام اور بانئ اسلامؐ پر کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے سے ہر ایک مذہب کے آدمی سے مباحثہ کر سکتے ہیں۔ اس سے بہت افراد مشرف باسلام ہوئے۔

انتخاب الاسلام ہر حصہ ۸؍ جلد ۱؍

ترجمہ انگریزی حصہ اول } (مصنفہ سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے۔ قادیان) یہ کتاب ایسی مفید ہے۔ کہ چالیس ہزار شائع ہو چکی ہے۔ ہزارہا لڑکے مڈل اور انٹرنس میں محض اس وجہ سے فیل ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ اردو فارسی کی طرح انگریزی میں ماضی مطلق قریب بعید شکیہ وغیرہ بنانا نہیں جانتے۔ اس کتاب سے بندہ نے سال کی لیاقت مہینہ میں پیدا کر لی اور مشکل سے مشکل فقرہ کا ترجمہ کرنے لگ گیا۔ اس کتاب سے لڑکا خود بخود Tenses سمجھ لیتا ہے اور ہر قسم کا فقرہ بنا سکتا ہے۔ (سید احمد اورنگ آباد دکن) قیمت حصہ اول ۴؍

ترجمہ انگریزی حصہ دوم } اس کتاب میں انگریزی گرامر محاورات کو ترجمہ کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے مڈل اور انٹرنس کا پاس کر لینا آسان ہے۔ قیمت ۸؍

ترجمہ انگریزی حصہ سوم ۸؍ } اس کتاب میں انگریزی میں ترکیب اور پارسنگ Idiomatic phrases parsing analysis کو اردو میں سمجھا کر بہت سی مثالوں میں پارسنگ اور Idiomatic phrases ایسا آسان کر دیا کہ طلبا خود بخود سمجھ لیں گے۔ Grammatical expressions کو آسان کر دیا گیا ہے۔

ہسٹری آف انگلینڈ (ہلکے) } کا اردو ترجمہ مع سوال و جواب ۱۹۳۲ء تک کے واقعات اور یونیورسٹی کے سوالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍

انگریزی کمپوزیشن و خطوط نویسی:۔ اس رسالہ میں گذشتہ بیس سال کے یونیورسٹی ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ کے جواب مضمون بعد نظر ثانی پرنسپل صاحب گورنمنٹ کالج لاہور درج کئے ہیں۔ اور ایسے طریق بتائے ہیں۔ کہ طالب علم جتنا لمبا چاہے جواب مضمون لکھ سکتا ہے۔ حصہ اول مڈل کے طلباء کے لئے حصہ دوم انٹرنس و کالج کے طلباء کے لئے

ملنے کا پتہ:۔ **سردار عبدالرحمٰن بی۔اے قادیان۔ ضلع گورداسپور**

کناری روس (رجسٹرڈ) بہترین
اکسیر بے بہا ہے

اگر آپ اپنی صحت کی قدر کرتے ہیں اور اس کو ہمیشہ درست رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو قوی اور مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی قوت کو بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اگر عورتیں اپنی مخصوص بیماریوں سے بچنا چاہتی ہیں۔ اور اولاد کو مضبوط اور توانا بنانا چاہتی ہیں۔ تو جلد سے جلد کناری روس کا استعمال شروع کر دیں۔ اس کا استعمال آپ کو عیاں طور پر بتا دیگا۔ کہ یہ کس قدر بیش بہا چیز اور نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کناری روس بڑے بڑے قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ ویسے تو ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے لیکن آج کل کا موسم بہ نسبت دوسرے موسموں کے زیادہ اچھا ہے۔ پس جلد سے جلد آرڈر بھجوائیں۔ تاکہ موجودہ موسم سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت ایک شیشی ۱۲؍۔ تین شیشی ۲ للعہ۔ پیکنگ و محصولڈاک علاوہ۔

دلکشا ہیر آئل (رجسٹرڈ) یہ تیل تمام تیلوں کا سرتاج اور سب سے بڑھکر فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ اس کے فوائد کے اعتراف کرنیوالے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۹۵ فیصدی ہیں۔ اور باقی جو ۵ فیصدی ہیں۔ انکو محض گراں قیمت کی شکایت ہے۔ ورنہ فوائد سے انکو بھی انکار نہیں۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ ہمیشہ اسی تیل کا استعمال کریں۔ زیادہ تفصیل کے لئے کارڈ لکھ کر فہرست مفت طلب کریں۔ قیمت فی شیشی ۸؍ و نرس ۱۲؍ فی سیر ۱۲؍۔ نوٹ:۔ دو شیشیوں پر ایک شیشی کے برابر محصول لگتا ہے۔ پس آرڈر دیتے وقت اس کا خیال رکھا کریں۔ اس کے علاوہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سستی قیمت والے تیل بھی تیار کرتا ہے۔ جو خالص اور عمدہ ہونیکے لحاظ سے دوسری جگہوں سے سستے سپلائی کرتا ہے۔ مثلاً چنبیلی کا تیل۔ آملہ کا تیل۔ مولسری۔ گلاب سنگترہ وغیرہ یہ سب تلوں کے تیلوں میں تیار کئے جاتے ہیں۔ مٹی کا تیل وغیرہ یا کوئی ایسی مضر رساں چیز نہیں استعمال کیجاتی۔ پس احمدی دوکانداروں کے لئے خاص طور پر موقعہ ہے۔ کہ وہ ہماری تمام چیزیں منگوا کر اپنی اپنی جگہ فروخت کریں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان۔ پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۲ء

ہومیوپیتھک علاج

کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کی شفا پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے نہایت ہی حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفاء بھی رکھی ہوئی ہے جن سے اس قسم کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ اس کی تھوڑی مقدار جو زہریا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے۔ اس قسم کی بیماری دفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی"۔ یہی ہومیوپیتھک کا لب لباب ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کے خدام میں ایک ہومیوپیتھک کا بہت شائق ہے۔ ناظرین کو چاہیئے۔ ہومیوپیتھی کی قدر کریں۔ ملکی دائرہ دواء دارالاموت۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ جتوڑگڈھ میواڑ

اکسیر تسہیل ولادت بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصول صرف عہ۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے۔

470

نمبر ۷۰ جلد ۲۱ — اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ جلسہ کی خوشی میں حیرت انگیز

رعایت

از ۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء تا یکم جنوری ۱۹۳۴ء ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے میں ملے گی!!!

بعض دوستوں کی طرف سے

یہ خطوط آ رہے ہیں کہ ۱۵ ار نومبر کی رعایت کا ہمیں علم نہیں ہو سکا اسلئے ہمیں اب یہ رعایت دی جائے۔ سو مبارک ہو کہ اللہ کریم نے اُن کی سُن لی۔ سالانہ جلسہ کی غیر معمولی خوشی میں یہ **سنہری موقعہ** پھر دیا جاتا ہے۔ جو لوگ **۲۵ دسمبر تا یکم جنوری دفتر اخبار نور جو منارہ والی مسجد سے جانب جنوب ہے** سے یہ حسب ذیل ادویہ دستی لینگے یا انھیں ایام میں باہر سے خطوط ڈاک خانہ میں پوسٹ کرینگے انھیں نصف قیمت پر ملینگی۔ لہذا اس بہترین موقعہ سے نہ صرف آپ خود ہی فائدہ اٹھائیں بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی شامل کریں کیونکہ پھر یہ سنہری موقعہ کہیں ایک سال کے بعد میسر آئیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دھند و غبار۔ پربال۔ ناخونہ۔ گوہانجی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ بھی بلا جھجک بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں مَیں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اسکا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف دو روپے آٹھ آنے (۲ع۸ر) محصول ڈاک علاوہ

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

(اکسیر البدن) کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ۔ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل سے کرتا ہوں یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپنے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کہ ولایت میں ہضم ہو کر چہرہ و بدن پشت جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچا لیا۔ اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک سے دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مقصد ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعفِ دل۔ ضعفِ دماغ۔ ضعفِ اعصاب۔ ضعفِ ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا بیٹھنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک بیس روپے۔ نصف قیمت دس روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جناب سے منگوائی تھی۔ ایک مریض جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سیکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی ہے۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی حقیقی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔"

"اکسیر اکبر" واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ اگر تب ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر لوا بنیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت عہ محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انھیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ایک روپیہ نصف ۸ر

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے مرصے کر بائیں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرے میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرے کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ معدے کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تپلی بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ)

رونق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خالص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اُداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ قے۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دود ھ۔ گھی مکھن بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے دماغ۔ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کرداراور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ اگر کسی گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھیئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو۔ کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت صرف دو روپے۔ رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دیدیں گی۔ قیمت ۱۰۰ گولی دو روپیہ (عہ) نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی جو عام مدت کے لئے کافی ہے قیمت ایک روپیہ چار آنہ رعایتی قیمت دس آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت میں خاص رعایت اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیے

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں بعوام سے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ ہم دعوٰی اور یقین کی بناء پر بانگ دہل کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب ارسطوئے زمان مولانا حکیم نورالدین رض شاہی طبیب سے سیکھ کر اور بحکم حضور محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بطور احتیاط رجسٹرڈ کرالیں۔ تاکہ دیگر دوا فروشوں کی دست برد سے محفوظ رہ سکیں۔ اور تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ ہزاروں لوگوں کی یہ مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ سے قریباً گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے اصل اور صحیح دستیاب ہونی ناممکن ہیں۔ ہمارے علاج سے ہزاروں مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفاء ہوئی ہے۔ جسے ہم تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے موجب فخر گردانتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب "محافظ اٹھرا گولیاں" طلب کرکے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔

اصلی قیمت فی تولہ عہ۔ رعایتی عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ گیارہ تولے یکمشت منگوانے والے سے صرف عہ روپیہ علاوہ محصولڈاک (رعایتی قیمت صرف جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء کے آخر تک ہے۔)

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنان و مردان بچوں اور طاقت اور امراض چشم برعایت مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کریں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خالص طبی طریق پر تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی

قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سر آغا خان ۱۴ دسمبر کو بمبئی پہنچے۔ نمائندہ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ قرطاس ابیض کی سکیم کو کم از کم چند سال کے لئے آزمائشی موقع دینا چاہیئے۔ اسی طرح موجودہ حالات میں جداگانہ انتخابات کی سکیم کو کم از کم دس سال تک آزمانا چاہیئے۔ اس کے بعد باہمی مفاہمت سے اختلافات دور کئے جا سکتے ہیں۔ آپ نے وزیر ہند کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف انہی کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ تھا۔ کہ قرطاس ابیض انگلستان کے رجعت پسندوں کے حملوں کو برداشت کر سکا۔

کلکتہ سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ وادئی برما عنقریب آسام سے علیحدہ کر لی جائے گی۔ اسے ڈھاکہ اور چاٹگام کے ساتھ شامل کرکے ایک نیا صوبہ بنا دیا جائیگا۔ جس کا نام غالباً مشرقی بنگال ہوگا۔ اس صوبہ کا صدر مقام چاٹگام ہوگا اور بقیہ صوبہ آسام کو سرحدی صوبہ بنا دیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ محولہ بالا معاملے کے متعلق وائسرائے ۱۸ جنوری ۱۹۳۴ء کو اعلان کریں گے۔ جبکہ وہ شیلانگ آئیں گے۔

کرکٹ کا ہندوستان اور انگلستان کے درمیان پہلا سرکاری آزمائشی مقابلہ ۱۵ دسمبر کو بمبئی میں شروع ہوا۔ تماشائی تیس ہزار کے قریب تھے۔ ہندوستانی ٹیم نے ٹاس جیتا اور کھیل شروع کیا۔ ۱۵ دسمبر کھیل کے خاتمہ پر ہندوستانی ٹیم کا کل سکور ۲۱۲ تھا اور نو کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔

آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا اجلاس ۱۵ دسمبر کو شیخ محمد عبداللہ صاحب کی صدارت میں میرپور میں منعقد ہوا۔

استنبول سے رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ دولت ترکیہ کی مجلس کبیر میں آج کل ایک جدید مسودہ قانون پیش ہے۔ جس میں ترکی کے مزدور طبقہ کے اوقات کار تنخواہوں اور ان سے متعلق دیگر مسائل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ نیز اس قانون کے رو سے ملک میں ہڑتالیں اور مقاطعہ کار ناجائز قرار دیا جائے گا۔ مجوزہ قانون کو پاس کرانے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی۔ کہ حکومت ترکیہ آئندہ پانچ سال کے لئے ایک خاص صنعتی سکیم مرتب کر رہی ہے۔

لنڈن سے ۱۴ دسمبر کی اطلاع ہے کہ ۷۳ ہزار ٹن گنجائش وزن رکھنے والے دیو ہیکل جہاز "کنارڈ" نامی کی تکمیل کے لئے برطانی حکومت کی طرف سے عطیہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس جہاز کی تعمیر کا کام ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں ترک کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ جو کمپنی اسے بنا رہی تھی۔ حکومت نے اس کو مالی امداد دینے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اب پھر دارالعوام میں وزیر خزانہ نے حکومت کی طرف سے جہاز کنارڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں امداد کا وعدہ کیا ہے۔ اس جہاز کی تعمیر بحر اوقیانوس میں سابق تجارتی اقتدار حاصل کرنے کی ایک کوشش ہے۔

مسٹر ایم کے آچاریہ نے ۱۴ دسمبر کو مدارس میں ایک تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی کی موجودہ ہریجن تحریک پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اور کہا۔ کہ گاندھی جی اس معاملہ میں غلط راہنمائی کر رہے ہیں۔ ہریجنوں میں ۹۵ فیصدی ایسے ہیں۔ جو گاندھی جی کے عقیدہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

اسمبلی میں ۱۴ دسمبر کو سر جارج شسٹر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جدید نمونوں کے (پانچ اور دس روپے کے) نوٹوں کے متعلق یہ ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ آئندہ ان کی اشاعت کو روک دیا جائے۔ حکومت اس نمونے کو قائم رکھے گی۔ لیکن کاغذ ذرا موٹا استعمال کیا جائیگا۔

کلکتہ یونیورسٹی کی سینٹ نے ۱۶ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ۱۵۲ پولیٹیکل نظربندوں کو یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

مدراس گورنمنٹ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس نے ایک سرکلر کے ذریعہ سرکاری ملازمین کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگرچہ گاندھی جی اپنے آپ کو مجلسی اور بنی نوع انسان کی بھلائی کی تحریک کے کاموں تک محدود رکھ رہے ہیں۔ مگر وہ ابھی تک انقلابی تحریک کے لیڈر ہیں۔ اس لئے ان کے دورہ کے سلسلہ میں جلسوں اور مظاہروں میں شمولیت نامناسب ہے۔ سرکلر میں یہ بھی لکھا ہے کہ سرکاری ملازموں کو جہاں ان کے دورہ میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ وہاں ان کے دورہ کے لئے خاص سہولتیں بھی بہم نہیں پہنچانی چاہئیں۔

نہر سویز کی آمدنی کے متعلق کمپنی کی تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ پچھلے سال کی نسبت اس سال پانچ لاکھ پونڈ کی آمدنی زیادہ ہوئی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ یورپ اور ایشیا کے درمیان تجارت بڑھ گئی ہے۔

الہ آباد سے ۱۶ دسمبر کی اطلاع ہے کہ پولیٹیکل حلقوں میں افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے یو۔ پی گورنمنٹ کو اختیار دیدیا ہے۔ کہ اگر وہ پنڈت جواہرلال نہرو کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

افغانستان کے محاصل میں امسال غزنی کی اطلاعات کے مطابق بقدر دس ہزار روپیہ اضافہ ہوا ہے۔ مویشیوں کے ٹیکس میں بھی گذشتہ سال کے مقابلہ میں بائیس ہزار چھ سو تئیس روپے کا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی